بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ شمار نمبر /39 برائے بتاریخ 15 / فروری 2019 پیش خدمت ہے۔

ولنٹائن ڈے: مغربی تہذیب کا فتنہ

الحمد لله رب العالمين والصّلوة والسلام على سيّد الانبياء والمرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين،وبعد!

قال الله تعالى فى القرآن المجيد۔

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَـهُـمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاللّٰـهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُـمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(النور:19)صدق الله العظيم۔

برادران اسلام! داعی اعظم و محسن انسانیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے اللہ کے عطا کردہ علم کی روشنی میں آنے والے ایام کے بارے میں جو پیشنگوئیاں کیں تھیں، وقتاً فوقتاً ان کا ظہور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے قیامت برپا ہو جائیگی، موجودہ دور میں امتِ مسلمہ میں جو فتنے پیدا ہو رہے ہیں اور جو مستقبل قریب اور بعید میں جنم لیں گے ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو آگاہ فرما دیا تھا۔ آنے والے فتنوں کے بارے میں موجود بے شمار احادیث میں سے ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ میری امت کے گروہ اللہ کے دشمنوں (یہود و نصاریٰ) کی پیروی کرتے ہوئے ان کے مذہبی تہواروں اور انکے رسوم و رواج کو اپنا لیں گے۔

آج اگر ہم اپنے ارد گرد اور خصوصاً مسلم معاشرے پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ان بے شمار فتنوں کے واضح آثار اور اثرات ہمیں مسلم امہ کی صفوں میں نظر آئیں گے جنکی نشاندہی نبی کریم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں کردی ہیں جس میں دورِ حاضر کا ایک تیزی سے پھیلنے والا فتنہ "ویلنٹائن ڈے" ہے جو ہر سال 14 فبروری کو منایا جاتا ہے۔ اس فتنہ نے خاص طور پر روشن خیال سمجھے جانے والے مسلم خاندانوں کے نوجوانوں کو اپنے شیطانی جال میں بری طرح جکڑ لیا ہے۔

آج سے چند سال پیشتر مسلم ممالک کے عوام الناس کو اس فتنے کے بارے میں کچھ علم نہ تھا، حتیٰ کہ بیشتر پسماندہ ممالک کے عیسائی بھی اس تہوار سے ناواقف تھے۔ مگر آج ایک مذموم سازش کے تحت باقاعدہ اس فتنے کو نہ صرف اجاگر کیا گیا بلکہ ایک منصوبہ بندی کے تحت اسے امتِ مسلمہ میں متعارف کروا کر مسلم مرد و خواتین کے اخلاق پر کاری ضرب لگائی گئی اور ہمارے مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس سازش کا شکار بن رہی ہیں۔

دشمنانِ اسلام کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ مسلمان جب تک قرآن اور سنت سے جڑے ہوئے ہیں ان کو شکست دینا ممکن نہیں ہے۔ اس محاذ پر انہوں نے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے اور کھاتے رہیں گے۔اس لیے کفار نے مسلمانوں کو تہذیبی یلغار کے ذریعہ نشانہ بنایا ہے۔اس تہذیبی جنگ کے اثرات روایتی جنگ کی تباہ کاریوں سے بھی زیادہ تباہ کن ثابت ہو رہی ہیں۔ روایتی جنگ میں اسلحہ کا استعمال کیا جاتا ہے اور تہذیبی جنگ میں مغرب کا سب سے بڑا ہتھیار بے حیائی ہے وہ ہر قسم کی آزادی کا پر فریب نعرہ لگاتا ہے پھر اپنے بے ہودہ اور آوارہ کلچر کی خوشنما پیکیجنگ کرتے ہوئے اپنے غلام میڈیا کے ذریعہ اس کی مارکٹنگ کرتا ہے۔اس طرح مغرب بغیر لڑے بھڑے مسلمانوں کی بنیادوں کو کمزور کر کے ان پر برتری حاصل کرنے کی تگ و دو کر رہا ہے۔ مغرب کی روایتی جنگ بہت ہی محدود ہے لیکن ثقافتی جنگ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔اس جنگ کا اصل نشانہ مسلمان ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ان کی دجالی تہذیب کو اصل خطرہ اگر کسی سے لاحق ہے تو وہ اسلام ہے۔ مسلمانوں کا اپنی تہذیب پر قائم رہنے کا مطلب اسلام پر قائم رہنا ہے جو اس کو منظور نہیں ہے۔ چنانچہ مغرب نے مسلمانوں پر تہذیبی تسلط کے لیے کروڑوں اربوں ڈالر مختص کر کے جدید وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی اقدار سے عاری ثقافت اور مذہبی تہواروں کو زیب و زینت کا لبادہ اوڑھا کر مسلم ممالک میں منتقل کر دیا اور ذرائع ابلاغ، سٹلائٹ چینلز اور انٹرنیٹ کے ذریعہ مسلم معاشرے میں اپنی عریاں ثقافت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ ویلنٹائن ڈے کی مناسبت سے خصوصی پروگرام تیار کئے گئے۔ تجارتی کمپنیوں نے

اپنا منافع بڑھانے کی غرض سے ان چینلز پر اس مناسبت سے اشتہارات کی بھر مار کر دی اور ویلنٹائن ڈے کو یوم محبت کے طور پر فروغ دیا۔نوجوانوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ یہ محبت کرنے والوں کے لیے ایک ایسا دن ہے جس میں وہ اس ہستی کو تحفے، کارڈز اور گلاب کے پھول پیش کر کے اپنے محبت اور چاہت کا اظہار کر سکتے ہیں جس سے وہ محبت کرتے ہیں۔

دینِ اسلام ایثار، امن و آشتی، بھائی چارہ اور محبت و اخلاص کا سبق دیتا ہے مگر اسکے ساتھ ساتھ اس نے اخلاقی قواعد وضوابط بھی وضع کر دئے ہیں جنکی حدود میں رہتے ہوئے زندگی گزارنے کا حکم دیا گیا ہے ۔کفار کی مشابہت اختیار کرنے اور انکے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنے سے روکا گیا ہے۔ غیر محرم مرد و عورت کے باہمی اختلاط اور آزادانہ میل ملاپ کی ممانعت کی گئی ہے کہ یہ بدترین فتنے کو جنم دینے والا عمل ہے۔ مسلمانوں کو اللہ نے دو مبارک تہواروں کی خوشی عطا کی ہے ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ اور ان تہواروں کی بابت بھی یہ حکم ہے کہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے، فسق وفجور سے اجتناب برتتے ہوئے اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کو مد نظر رکھتے ہوئے ان تہواروں کو صحیح اسلامی روح کے ساتھ منایا جائے۔

یہود و نصاریٰ کے تہواروں کی بنیاد شرک اور بدعات پر مبنی ہوتی ہے اس لیے مسلمانوںکو غیر مسلموں کی رسومات، تہوار اوران کی روایات اپنانے سے منع کیا گیا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کو محبت کا دن قرار دے کر نوجوان نسل کو یہ غیر اخلاقی پیغام دیا گیا ہے کہ اس دن محبت بانٹو اور خوب بانٹو اور محبت کی تقسیم کے اس عمل میں ہر رکاوٹ کو عبور کر جاؤ، پھر سال کے بقیہ دنوں میں چاہے ایک دوسرے کا خون پیتے رہو، ظلم وبربریت کی تمام حدوں کو پامال کرو، مگر اس ایک دن کو صرف محبت کے بٹوارے کے لیے مختص کر دو۔ جبکہ ہمارا پیارا دین مسلمانوں کو آپس میں شرعی قیود و حدود میں رہتے ہوئے سارا سال پیار و محبت، امن وآشتی اور مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔

جنسی بے راہ روی کا شکار مسلم لڑکے اور لڑکیاں، مرد و خواتین اس تہوار کو مناتے ہوئے اپنے اسلامی تشخص اور شناخت کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ کلمہ گو مسلمان اور رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور بحیثیت مسلمان ان کیلئے یہ قطعاً جائز نہیں ہے کہ وہ کفار کی آندھی تقلید میں انکی ایسی رسوم ورواج کو اپنالیں جس کی ہمارا دین اور شریعت کسی طور بھی اجازت نہیں دیتا۔

ویلنٹائن ڈے دنیا بھر میں ہر سال 14 فروری کو محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کے متعلق کئی روایات قدیم رومن تہذیب کے دور سے وابستہ ہیں جس میں یہ تہوار روحانی محبت کے اظہار کے لیے مختص تھا۔

اس ضمن میں بہت سی دیومالائی کہانیاں اس سے منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روم کا بانی رومولوس نے ایک بار بھیڑیئے کی مادہ کا دودھ پیا تھا جس کے باعث اسے طاقت اور عقلمندی حاصل ہوئی تھی۔ اہل روم اس واقعے کی یاد میں ہر سال وسط فروری میں جشن منایا کرتے تھے جس میں ایک کتے اور ایک بکری کی قربانی دی جاتی تھی جن کے خون سے دو طاقتور اور توانا نوجوان غسل کرتے تھے اور پھر اس خون کو دودھ سے غسل کرکے دھویا جاتا تھا۔ اس کے بعد ایک عظیم الشان پریڈ کا آغاز ہوتا جس کی قیادت وہ نوجوان کیا کرتے تھا۔ ان کے ہاتھوں میں چمڑے کا ہنٹر ہوتا تھا جس سے وہ ہر اس شخص کو مارا کرتے تھے جو ان کا راستہ کاٹنے کی کوشش کرتا تھا۔ رومن خواتین اس ہنٹر کی ضرب کو اپنے لیے ایک اچھا شگون سمجھتی تھیں کیونکہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اس طرح وہ بانجھ پن سے محفوظ رہیں گی۔

اس جشن کے دوران اہل روم ان لڑکیوں کے نام جو شادی کی عمر کو پہنچ جاتی تھیں پرچیوں پر لکھ کر ایک برتن میں ڈال کر وہ برتن ایک میز پر رکھ دیتے تھا اور پھر ان لڑکیوں سے شادی کے خواہشمند نوجوانوں کو دعوت عام دی جاتی تھی کہ وہ قرعہ نکالیں پھر بذیعہ قرعہ ندازی جس نوجوان کے حصے میں جو لڑکی آتی تھی اسکی خدمت کے لیے وہ ایک سال تک اپنے آپ کو پیش کر دیا کرتا تھا تاکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لیں، پھر یا تو سال بھر کے بعد وہ شادی کے بندھن میں بندھ جاتے

تھے یا پھر اگلے جشن کے موقع پر دوبارہ قرعہ اندازی میں شریک ہوتے تھے۔ اس وقت کی مذہبی عیسائی قیادت نے اس رسم کی یہ کہتے ہوئے سخت مخالفت کی تھی کہ یہ رسم نوجوان مردوزن میں اخلاقی بگاڑ کا موجب بن رہی ہے۔ اس طرح یہ رسم اٹلی میں منسوخ کر دی گئی جہاں یہ راسخ و رائج ہو چکی تھی۔ پھر اس بھولی بسری رسم کو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا۔ اور کچھ مغربی ممالک میں کتابِ محبت کے نام سے عشقیہ نظموں پر مشتمل ایسی کتابیں شائع کی گئیں جن میں سے مختلف اشعار کا انتخاب کر کے ایک عاشق اپنی محبوبہ کو بھیج سکے ان کتب میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے لیے عشقیہ خطوط لکھنے کے طریقے اور ترغیبات بھی شامل ہوتی تھیں۔

ویلنٹائن ڈے کے تہوار کے وجود میں آنے کے حوالے سے یہ روایت بھی مشہور ہے کہ جب رومن اپنے قدیم مذہب کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے لگے اور یہ مذہب تیزی سے پھیلنے لگا تو اس وقت کے رومن شہنشاہ کلاڈیوس دوئم نے تیسری صدی میں رومن نوجوانوں کی شادی پر پابندی عائد کر دی کیونکہ شادی کے بندھن میں بندھنے کے بعد وہ جنگی مہمات میں شریک ہونے سے گریزاں ہونے لگے تھے۔ سینٹ ویلنٹائن نے اس شاہی فرمان کی مخالفت کرتے ہوئے نوجوان جوڑوں کی خفیہ شادیوں کا اہتمام کرنا شروع کر دیا۔ جب شہنشاہ کو اس بات کا پتہ چلا تو اس نے سینٹ کو پھانسی کی غرض سے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جیل میں اسے جیلر کی بیٹی سے محبت ہو گئی جو کہ خفیہ ہی رہی کیونکہ عیسائی قانون کے مطابق پادری ساری عمر شادی یا محبت نہیں کر سکتے۔ مگر چونکہ وہ ایک راسخ العقیدہ عیسائی اور معروف عیسائی مبلغ تھا اس لیے شاہ روم نے اسے یہ پیشکش کی کہ اگر وہ عیسائیت کو چھوڑ کر رومن دیوتاؤں کی عبادت کرے تو نہ صرف اسے معاف کر دیا جائے گا بلکہ شہنشاہ اپنی بیٹی کی شادی بھی اس سے کر دے گا مگر سینٹ ویلنٹاین نے اس کی پیشکش ٹھکرا دی اور عیسائیت کو ترجیح دی جسکے باعث اسے 14 فروری 270 عیسوی کو پھانسی دے دی گئی۔ اس طرح یہ دن اس سینٹ کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

یہ ہے اس دن کی حقیقت جو نہ صرف ہندوستان بلکہ کم و بیش ہر اسلامی ملک میں اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے اور مسلم امت کے نوجوانوں کی اچھی خاصی تعداد نے نہ صرف اسے کھلے دل و ذہن سے قبول کر لیا ہے بلکہ وہ یہود و نصاریٰ سے زیادہ گرم جوشی اور رواداری کے ساتھ اسے منانے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اس بُری رسم کی کوئی بھی جگہ نہیں، بلکہ اس سے نفرت کرنا مسلمان معاشرے کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ "بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیل جائے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے (النور ۱۹) اس سے معلوم ہوا کہ فحاشی اور عریانی اور بے حیائی کی اشاعت و تبلیغ منع ہے اس سے جنسی بے راہ روی اور اخلاق باختگی کے دروازے کھلتے ہیں۔ مغرب مکمل شیطان کے نرغے میں ہے۔ ان کے معاشروں میں آزادی کے نام پر اصلاح کی کوششوں کے بجائے بے راہ روی کرنے والوں کی حوصلہ افضائی کی جاتی ہے جس سے اخلاقی بُرائیاں عام ہو گئیں ہیں۔

محترم بھائیو! ان دنوں سوشیل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اس تہوار کو اور بھی ترقی دی ہے۔ کئی مسلم ممالک میں ویلنٹائن ڈے پر فلاور شاپس پر گلاب کے پھول یا تو ناپید ہو جاتے ہیں یا ان کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں اور لوگ زیادہ قیمتیں ادا کر کے بھی گلاب کے پھول خرید کر اپنے ویلنٹاین کے تحفے دیتے ہیں۔ فائیو اسٹار ہوٹل اور بڑے ریسٹورنٹس اس موقع پر خصوصی پروگراموں اور خصوصی ڈشوں کا اہتمام کرتے ہیں اور ویلنٹاین جوڑوں کا انتخاب کر کے انہیں قیمتی انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں اس غیر اسلامی تہوار کی پذیرائی اور قبولیت کی ذمہ داری جہاں سٹلائیٹ چینلز، انٹرنیٹ اور ان مسلم ممالک کے میڈیا پر عائد ہوتی ہے وہیں والدین اور اساتذہ بھی اس شر کے فروغ میں برابر کے ذمے دار ہیں۔ اگر والدین اپنی اولاد کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کریں اور انہیں دشمنانِ اسلام کے ان حملوں سے آگاہ کرتے رہیں اور اسی طرح اساتذہ بھی اپنے شاگردوں میں دینی

تشخص بیدار کریں اور ان میں دین کا صحیح شعور پیدا کریں تو پھر یہ ممکن ہی نہیں رہے گا کہ اسلام کے دشمن ان چور دروازوں سے مسلمانوں کی صفوں میں شبِ خون مار سکیں۔ اسی طرح ائمہ کرام اور علمائے دین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ عصرِ حاضر کے تمام فتنوں سے جو مسلمانوں کے اخلاق، ان کی دینی حمیت اور انکے عقائد کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں ان کی پوری شدت کے ساتھ مخالفت کریں اور ان کی خرابیوں کے بارے میں بیداری پیدا کریں۔

محترم حاضرین! اہل مغرب کے ہاں اور بھی ایام کو منانے کا رواج ہے جیسے "مدر ڈے" فادر ڈے، ٹیچر ڈے وغیرہ۔ ان کی دیکھا دیکھی اب ہمارے یہاں بھی کچھ لوگ تحفہ دے کر یا مبارکبادی کا پیغام بھیج کر ان دنوں کو منا لیتے ہیں جو بہت عجیب سا محسوس ہوتا ہے اس لئے کہ ہم ماں باپ کے لئے صرف ایک دن ہی کیوں منائیں جب کہ ہم کسی بھی دن ان سے لاتعلق نہیں رہ سکتے۔ ہمارے لئے تو ہر دن مدر ڈے اور فادر ڈے ہے۔ ماں باپ کو مسکرا کر دیکھنے پر ہمارے دین نے ہم کو بہت بڑے اجر کی بشارت دی ہے۔ اس مسکراہٹ کو صرف ایک دن کے لئے مخصوص کرنے کی حماقت ہم کیسے کر سکتے ہیں؟۔

اسلامی تہذیب کی اساس اسلامی عقائد اور اخلاقی نظام ہے۔ اس تہذیب سے دوری کے باعث ہمارے نوجوان مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر اسکے دام فریب میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی تہذیب کو اپنائیں گے تو لازماً مغربی تہذیب سے کراہیت پیدا ہو گی اور ہم اس کے تسلط سے اپنا تحفظ کر پائیں گے۔ والدین کو اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ شروع سے ہی بچوں کو اسلامی تہذیب، اسلامی طرز عمل اور اسلامی اخلاقیات سکھائیں اور اس کے مقابلہ میں موجود تہذیب سے ان کے اندر نفرت و کراہیت پیدا کریں۔ ان کو معیاری تعلیم کے نام پر مغربی تہذیب کی حوصلہ افزائی کرنے والے اسکولوں میں نہ ڈالیں ورنہ انجام کار خسارہ ہاتھ آئے گا۔

مسلم نوجوانوں سے التجا ہے کہ خدارا کفار کی پیروی کر کے اپنے آپ کو تباہی کے گڑھوں میں مت دھکیلو۔ ان کو خوش کر کے اللہ کے غضب کو آواز مت دو کیوں کہ جو اللہ کے دشمنوں کو خوش کرتا ہے وہ اللہ کو ناراض کرتا ہے اور اللہ کی ناراضگی درحقیقت اخروی بربادی ہے۔ وقتی خوشی کی خاطر دائمی رنج والم سمیٹنا یقیناً شدید خسارے کا سودا ہو گا۔ اگر محبت ہی کرنی ہے تو خود کو اللہ اور اس کے رسول اکی محبت میں فنا کر لو، محبت کا حقیقی مفہوم پالو گے، محبت کی معراج حاصل ہو جائے گی، شیطان کے ناپاک چنگل سے نکل جاؤ گے اور اللہ تمہیں دنیا اور آخرت کی حقیقی اور دائمی خوشیوں سے سرفراز فرمائے گا۔ جان لو کہ جوانی اللہ رب العزت کی ایک بے بہا نعمت ہے اسے ضائع نہ کرو۔ اس کی صبح، اسکی شام اور اس کی شب اللہ کی یاد، اسکے ذکر اور اسکے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کی اتباع اور مقصد حیات کو پورا کرنے میں بسر کرو۔ اس جوانی اور وقت کی قدر کرو کہ یہ دونوں چیزیں ایک بار رخصت ہو کر دوبارہ لوٹ کر نہیں آتیں۔ اپنے دن کو اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرو، نمازوں کا اہتمام کرو اور دعا و ذکر کا التزام رکھو۔ اپنی آنکھوں کی اس طرح حفاظت کرو کہ وہ کسی نامحرم کے شوقِ دید سے آلودہ نہ ہوں۔ اپنے کانوں کو اس طرح آلودگی سے بچاؤ کہ وہ کسی کی غیبت نہ سنیں اور نہ کوئی فحش بات اور کلام ان تک پہونچے۔ اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کرو کہ نہ کسی کی غیبت کی مرتکب ہو نہ اس سے کسی کی دل آزاری ہو اور نہ ہی دشنام طرازی کا ذریعہ بنے۔ تمہارے ہاتھ تمہارے پاؤں غرض ایک ایک عضو اللہ کی مرضی کا تابع بن جائے۔ سب سے بڑھ کر تمہارا دل جو تمام آرزوؤں،

تمناؤں اور خواہشات کا منبع اور مرکز ہے وہ اللہ کا مطیع اور فرماں بردار بن جائے تو پھر تمہیں خود کو خوش کرنے کے لیے کسی ویلنٹائن ڈے کی ضرورت محسوس نہ ہو گی کہ اللہ اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کا راز پالینے کے بعد کسی اور کی محبت کی ضرورت اور گنجائش باقی نہیں رہتی۔

اللہ سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ سب کو دین کا صحیح شعور عطا فرمائے اور شیطان کی راہ پر چلنے ،اسکا آلہ کار بننے ، اور یہود و نصاری کی پیروی کرنے ، ان کی روش اور ان کی رسم ورواج اپنانے سے محفوظ و مامون رکھے اور اسلامی تہذیب کا مغربی تہذیب کی یلغار سے تحفظ کرے۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔